



## سوال

(301) موسیقی کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے اخبار "عکاظ" شمارہ نمبر ۶۱۰ مورخہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۰۳ ہجری میں ایک خبر پڑھی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک سعودی گلوکار نے گانا "تھوڑا سا تھوڑا سا لیکن قاہرہ وہ پیرس کے درمیان جب ایک ہوائی سفر میں اس کی ملاقات ایک عالم دین سے ہوئی اور دونوں نے موسیقی کی شرعی حیثیت کے بارے میں گفتگو کی تو اس عالم دین نے پیارہ سے اترنے سے پہلے پہلے اسے دلائل و براہین کے ساتھ قائل کر دیا کہ موسیقی شرعاً جائز ہے اور سفر سے واپسی پر اس گلوکار نے دوبارہ گانا شروع کر دیا اور چند منٹ گانے پش کئے جو اس کی تازہ پوشکش ہیں۔

دلائل و براہین کے ساتھ واضح فرمائیں کیا اسلام میں گانا جائز ہے خصوصاً وہ فحش گانے جو آج کل موسیقی کے ساتھ گائے جاتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جمہور اہل علم کے نزدیک گانا حرام ہے اور اگر گانے کے ساتھ موسیقی، بانسری اور رباب کا بھی استعمال ہو تو پھر اس کے حرام ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور اس کی حرمت کے دلائل میں ایک دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَتُؤْتِيهِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ (لقمان ۶/۳۱)

”اور لوگوں میں ایسا بد بخت بھی ہے جو بے ہودہ حکایتیں خریدتا ہے تاکہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے گمراہ کرے۔“

جمہور مفسرین نے "لہو الحدیث" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے مراد گانا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ اس سے مراد گانا ہے نیز وہ فرماتے ہیں کہ گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی سے کھیتی پروان چڑھتی ہے۔ "اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "میری امت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات لہو و لعب کے استعمال کو حلال قرار دیں گے۔" اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے معلق مکرر صحت کے وثوق کے ساتھ بیان کیا ہے اور دیگر ائمہ نے بھی اسے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے، "معاذف" سے مراد گانا اور آلات لہو و لعب ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص نے گانے کی مشروعیت کا فتویٰ دیا ہے (بشرطیکہ یہ بات صحیح نقل کی گئی ہو) اس نے علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف ایک بات کو منسوب کیا اور ایک ایسا باطل فتویٰ دیا ہے جس کے بارے میں قیامت کے دن اس سے پوچھا جائے گا۔ واللہ المستعان۔



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## مقالات و فتاویٰ ابن باز

صفحہ 394

محدث فتویٰ